

شِدَادُ يَأْكُلْنَ مَا قَدَّمْتُمْ لَهُنَّ إِلَّا قَلِيلًا مِّمَّا

گے وہ اس (ذخیرہ) کو کھا جائیں گے جو تم ان کے لئے پہلے جمع کرتے رہے تھے مگر تھوڑا سا (بچ جائے گا) جو تم

تَحْصُونُ ﴿٣٨﴾ ثُمَّ يَأْتِي مِنْ بَعْدِ ذَلِكَ عَامٌ فِيهِ يُغَاثُّ

محفوظ کر لو گے ۵ پھر اس کے بعد ایک سال ایسا آئے گا جس میں لوگوں کو (خوب) بارش دی جائے گی اور (اس سال اس قدر بھل ہو گئے

النَّاسُ وَفِيهِ يَعْصِرُونَ ﴿٣٩﴾ وَقَالَ الْمَلِكُ اسْتَوْنِي بِهِ

(کہ) لوگ اس میں (پھلوں کا) رس نچوڑیں گے ۵ اور (یہ تعبیر سننے ہی) بادشاہ نے کہا: یوسف (علیہ السلام) کو (فوزاً) میرے پاس لے آؤ

فَلَمَّا جَاءَهُ الرَّسُولُ قَالَ ارْجِعْ إِلَىٰ رَبِّكَ فَسْأَلْهُ مَا

پس جب یوسف (علیہ السلام) کے پاس قاصد آیا تو انہوں نے کہا: اپنے بادشاہ کے پاس لوٹ جا اور اس سے (یہ) پوچھ (کہ) ان عورتوں کا

بِالْنِّسْوَةِ الَّتِي قَطَّعْنَ أَيْدِيَهُنَّ إِنَّ رَبِّي بِكَيْدِهِنَّ

(اب) کیا حال ہے جنہوں نے اپنے ہاتھ کاٹ ڈالے تھے؟ بیشک میرا رب ان کے مکر و فریب کو خوب جانے

عَلَيْمٌ ﴿٤٠﴾ قَالَ مَا خَطْبُكُنَّ إِذْ رَاوَدْتُنَّ يُوسُفَ عَنْ نَفْسِهِ

والا ہے ۵ بادشاہ نے (زلیخا سمیت عورتوں کو بلا کر) پوچھا: تم پر کیا بیٹا تھا جب تم (سب) نے یوسف (علیہ السلام) کو ان کی راست روی سے بہکانا

قُلْنَ حَاشَ لِلَّهِ مَا عَلِمْنَا عَلَيْهِ مِنْ سُوءٍ ﴿٤١﴾ قَالَتْ امْرَأَتُ

چاہا تھا (بتاؤ وہ معاملہ کیا تھا؟) وہ سب (بیک زبان) بولیں: اللہ کی پناہ! ہم نے (تو) یوسف (علیہ السلام) میں کوئی برائی نہیں پائی۔ عزیز مصر کی بیوی

الْعَزِيزِ النَّحْصَ الْحَقُّ أَنَا رَاوَدْتُهُ عَنْ نَفْسِهِ

(زلیخا بھی) بول اٹھی: اب تو حق آشکار ہو چکا ہے (حقیقت یہ ہے کہ) میں نے ہی انہیں اپنی مطلب براری کیلئے پھسلانا چاہا تھا

وَإِنَّهُ لَمِنَ الصَّادِقِينَ ﴿٤٢﴾ ذَلِكَ لِيَعْلَمَ أَنِّي لَمْ أَخْذْهُ

اور بیشک وہی سچے ہیں ۵ (یوسف علیہ السلام نے کہا: میں نے) یہ اسلئے (کیا ہے) کہ وہ (عزیز مصر جو میرا محسن و مربی تھا) جان لے کہ

بِالْغَيْبِ وَأَنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي كَيْدَ الْخَائِنِينَ ﴿٤٣﴾

میں نے اسکی غیابت میں (پشت پیچھے) اس کی کوئی خیانت نہیں کی اور بیشک اللہ خیانت کرنے والوں کے مکر و فریب کو کامیاب نہیں ہونے دیتا ۵